غارِ حرا تک ۔ ۲ ۔ غارِ حرا سے ہجرتِ حبشہ تک ۔ ۳ ۔ ہجرت حبشہ سے مسجد قبا تک ۔ راقم نے اُسی صورت میں مصباح الدین شکیل صاحب کے دینی، علمی و تحقیقی کام کی قدر پہچانی اور ساتھ ہی پی ایس او کے پیش کردہ حسنِ طباعت کے علاوہ مفت تقسیم کے انتظامات کو بڑی گراں بہا خدمت سمجھا ۔ آج یہ تینوں حصے یک جا ایک ایسی کتاب کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں، جو مزاج کے لحاظ سے ایمانی، جائزہ و واقعات کے لحاظ سے تحقیقی اور معلومات جمع کرنے کے لحاظ سے، تیز مختلف نقشوں اور غزوات اور ہجرتوں اور دوسرے مواقع کے افراد کی فہرستوں کے لحاظ سے نہایت پُر افادیت ہے ۔ سعید ابراہیم صاحب اور مصباح الدین شکیل صاحب نے دونوں جہانوں کے لیے ایک خزانہ بے حساب جمع کیا ہے ۔ چاہیے کہ نوجوان اسے پڑھیں، کیوں کہ سیرت پاک کے واقعاتی مد و جزر کا جائزہ لیے بغیر قرآن و حدیث کے بہت سے نکات فہم میں نہیں آتے ۔ اور نہ دلوں کو والہانہ انقلابی عزم ملتا ہے ۔ قیمت درج نہ ہونے کی وجہ سے خیال ہے کہ کتابی شکل میں بھی یہ نعمت بلا قیمت اہلِ قسمت تک پہنچائی جائے گی ۔ ایسا ہو تو بڑا فیضِ عام ہوگا ۔ قیمت کچھ بھی ہو تو آج کل کے طباعتی مصارف کو دیکھتے ہوئے کسی کے لیے ہرگز بار نہ ہوگی ۔

رسالہ انصاف | ماہنامہ رسالہ روہنگیا سالڈیریٹی آرگنائزیشن کا ترجمان

مقامِ اشاعت : اراکان ۔ برما ۔

اس انگریزی زبان کے رسالے کے مختلف مضامین میں روہنگیا یعنی اراکانی مسلمانوں کی اب تک کی تاریخ کے ساتھ اُن کی موجودہ مصیبت زندگی کی تصویر پیش کی گئی ہے ۔ یہاں مسلمانوں کی حکومت قائم رہ چکی ہے ۔ پھر انگریزی استبداد کا دور آیا ۔ اراکانی مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر جنگِ آزادی میں حصہ لیا ۔ پھر برمی بدھوں کی مسلم دشمن حکومت قائم ہوئی ۔ برٹش حکومت کے رخصت ہوتے ہی مسلمانوں کے خلاف فساد کی ایسی آگ بھڑکائی گئی کہ ۱۹۴۲ء میں ایک لاکھ مسلمان اس آگ کا ایندھن بن گئے ۔

مسلمانوں سے ایک دستوری ہیر پھیر کے ذریعے برمی قومیت چھین لی گئی۔ پھر ان کی جانوں اور جائیدادوں پر حملے کیے گئے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو ملک سے دھکیل کر ایک بار باہر نکالا گیا۔ پھر بنگلہ دیشی حکومت سے بات چیت کے بعد کچھ تعداد واپس لی گئی۔ واپسی کے بعد ان کو مزید ستایا جانے لگا۔ اس وقت دس لاکھ افراد، بنگلہ دیش، پاکستان، عرب ممالک اور دوسری جگہوں پر بے گھر پڑے ہیں۔ جو لوگ باقی ہیں ان سے مطالبہ ہے کہ وہ فی فرد زمین کی کاشت کر کے ہر ایکڑ میں سے ۵ ٹوکرے دھان (وزن فی ٹوکری ۳۲ سیر) مہیا کریں۔ یہ چونکہ ناممکن ہے اس لیے روہنگیا مسلمانوں کو مارا جاتا ہے، جیل میں ڈالا جاتا ہے، ان کے گھر اور سامان کو منہدم کر دیا جاتا ہے۔ ان کے تعلیم یافتہ افراد کو ملک سے نکال دیا گیا ہے تاکہ نہ قیادت میں حصہ لے سکیں، نہ سیاست یا عہدوں میں۔

ان روہنگیا مسلمانوں اور بھارت کے مسلمانوں (میرٹھ کے حالیہ فساد کو سامنے رکھیے) اور یوگوسلاویہ کے مسلمانوں وغیرہ کے بارے میں مسلمان ممالک کو مل کر یہ پالیسی بنانی چاہیے کہ جہاں جہاں مسلمان مظلوم ہیں وہاں وہ تجارتی معاملات نہیں کریں گے۔ وہاں کے آدمیوں کو اپنے ہاں کام نہیں دیں گے۔ ایسے ممالک کی کمپنیوں کو تعمیراتی ٹھیکے نہیں دیں گے۔ اور ان کے لیے اپنے ہوائی اڈے اور بندرگاہیں بند کر دیں گے۔ دوسرا بڑا کام یہ کرنا چاہیے کہ بین الاقوامی عدالت میں بنیادی حقوق کی تباہی اور نسل کشی کے مقدمے دائر کر کے کوئی کمیشن برائے تحقیقات مامور کیا جائے۔ ہمارے ممالک کے سفارت خانے جہاں جہاں ہوں۔ وہاں مسلم کش فسادات یا پالیسیوں کی صورت میں حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ عالم اسلام کے مقرر کردہ کمیشن کے ذریعے مسلمانوں کے حالات کا تفصیلی جائزہ لینے کے لیے موقع فراہم کریں۔ چوتھا کام یہ کرنا چاہیے کہ عالم اسلام میں کسی اچھی جگہ جو علیحدہ بھی ہو، ایک بڑا مہاجر کیمپ تعمیر کیا جائے۔ اور آبادی کی ساری ضروریات مہیا کی جائیں۔ تمام مصیبت زدہ مسلمانوں کو پناہ گاہ فراہم کی جائے۔ اصولاً تو جو جہاں ہے، وہ جس حد تک مصیبت برداشت کر کے حالات کا مقابلہ کر سکتا ہو، ضرور کرے، لیکن جو لوگ ملک سے نکال دیے جائیں یا نکلنے پر مجبور کر دیے جائیں، ان کے لیے دوسری جگہ انتظام ہونا چاہیے، تاکہ وہ دربدر خراب ہوتے نہ پھریں اور ایسے حالات پیدا نہ ہوں کہ مسلمان اور مسلمان کے درمیان